مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوت

ہفت روزہ
کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: اے اللہ جو شخص میری امت پر

حاکم بنایا جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو بھی

اس پر سختی فرما دینا۔

(مسلم)

جلد ۳

۴ تا ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۶ جنوری تا یکم فروری ۸۵ء

شمارہ نمبر ۳۲

خصائل نبوی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ

حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی حدثنا الحجاج بن محمد عن جریج قال اخبرنی عثمان بن ابی سلیمان ان ابا سلمۃ بن عبدالرحمٰن اخبرہ ان عائشۃ اخبرتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یمت حتی کان اکثر صلوتہ وھو جالس۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے قریب زمانہ میں نوافل اکثر بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ چونکہ ضعف کا زمانہ تھا اور نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت زیادہ فرماتے تھے جیسا کہ پہلی روایات میں گذر چکا ہے اس لیے اکثر تہجد نوافل کا بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ گو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہونے سے آدھا ہوتا ہے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قاعدہ سے مستثنٰی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب اتنا ہی ہے جتنا کھڑے ہو کر ہوتا تھا۔ جس کی وجہ پہلے گذر چکی ہے چنانچہ ... ابوداؤد وغیرہ کی روایات میں اس کی تصریح ہے کہ میں یعنی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اس بارے میں تم جیسا نہیں ہوں میرے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں بھی اتنا ہی ثواب ہے۔

حدثنا احمد بن منیع حدثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظھر و رکعتین بعدھا و رکعتین بعد المغرب فی بیتہ و رکعتین بعد العشاء فی بیتہ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے قبل اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو عشاء کے بعد وہ بھی گھر میں پڑھی۔

فائدہ اس حدیث میں سنتوں کا ذکر ہے سنت مؤکدہ حنفیہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہیں جیسا کہ ابن عمرؓ کی حدیث میں گزرا۔ البتہ ظہر کی سنتیں حنفیہ کے نزدیک چار رکعت ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد احادیث میں یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص رات دن میں بارہ رکعت پر مداومت کرے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔ ان بارہ رکعات کی تفصیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے کئی حدیثوں میں یہی آئی ہے جو حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں گذری۔ البتہ ظہر سے قبل ان روایتوں میں چار رکعت وارد ہوئی ہیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ظہر سے پہلے چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہوں۔ ان کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ بخاری شریف اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل چار رکعت کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے مسند احمد ابوداؤد وغیرہ میں روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے جاتے وقت چار رکعت گھر سے پڑھ کر تشریف لے جاتے تھے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفحہ

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۳

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۳۲

فہرست

۱ خصائل نبوی ﷺ — حضرت شیخ الحدیثؒ — ۲

۲ گلدستۂ معرفت — مولانا سید حسین صاحب — ۴

۳ ابتدائیہ — مولانا سعید احمد جلالپوری — ۵

۴ پہلی ٹکر — مولانا تاج محمد صاحب — ۷

۵ چنیوٹ کانفرنس — مولانا اسمٰعیل شجاعبادی — ۸

۶ نماز کی اہمیت — محمد ناصر خاں — ۱۲

۷ کاروان ختم نبوت — ۱۴

۸ مرزا قادیانی کے اقوال — ۱۸

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ___ ۰ روپے

ششماہی ___ ۰ روپے

سہ ماہی ___ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

امجد محمود

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت: ۲۰/A ساٹرہ مینشن
ایم۔اے۔جناح روڈ۔کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۳۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ انڈیا۔
خلیفہ مجاز حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

مقام شیخ

ایک صاحب کے تخاطب پر فرمایا کہ جب کسی شیخ کو منتخب کرلیا تو یہ یقین کرنا چاہیے کہ اس سے بڑھ کر نفع رساں نہیں۔ جب شیخ کا قرب ہوجائے تو ایک لمحہ بھی اِدھر اُدھر رائیگاں کرنا خسارۂ عظیم کا موجب ہے۔ بقول حضرت حکیم الامت "جب ایک شخص کو شیخ بنالیا تو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ "گو ہوں بہتیرے اور بہتر مگر میرے لیے اس سے بڑھ کر نفع رساں نہیں اور کوئی نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کا گُر ہے" اور یہ بھی فرماتے تھے کہ "یک در گیر محکم گیر" ایک در کو پکڑو اور مضبوط پکڑو اس لیے کہ اس طریق میں دلجمعی اور یکسوئی کے بغیر توجہ الی الحق پیدا ہونا مشکل ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا گناہوں سے پرہیز کرتا ہے۔ کیونکہ گناہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور ان کی نافرمانی سے دنیا اور آخرت میں مصیبت اور عذاب آتا ہے جس سے ان کے سوا اور کوئی پناہ بھی نہیں دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی محبت کو ترجیح مت دو کیونکہ یہ دنیا ناپائیدار، فانی اور بے وفا ہے یہ جلد مٹ جائے گی۔ اس کے اندر زہر ہے، جس کو اس کا زہر لگ جاتا ہے اس کا ایمان اور جان دونوں ہلاک و برباد ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے جن نافرمان بندوں نے دنیا سے دوستی کی وہ ہلاک ہوتے جیسے نمرود، فرعون، ہامان، شداد، قارون، ابوجہل وغیرہ، انہوں نے اپنی قوم کو بھی اپنے ساتھ برباد کیا۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے دنیا کی محبت کی مذمت کی ہے اور اس سے محبت نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ انھوں نے اپنے اصحاب اور اولاد کو دنیا کی محبت سے بچایا ہے کیونکہ یہ خدا کی محبت سے دور اور غافل کرنے والی ہے۔ انجام اس کا فنا ہے قیامت کا بڑا زلزلہ اس کو پارہ پارہ کردے گا اور یہ ختم ہوجائے گی۔ نہ اس کا مال رہے گا نہ اس کے چاہنے والے رہیں گے۔ بس اللہ پاک کی ذات رہے گی۔ اور ہمارے اعمال باقی رہ جائیں گے۔ ہم کو اپنے اعمال کا حساب اللہ کے روبرو دینا ہوگا۔ اس لیے اس بڑی پیشی کے دن یعنی قیامت کے دن سے ڈرنا چاہیے۔

جس دن کہ وہ احکم الحاکمین اپنی کرسئ عدالت پر جلوہ فرما ہوں گے۔ تمام انبیاء علیہم السلام مع اپنی امتوں کے اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہوں گے اور سب کے نامۂ اعمال ان کے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اور ایک ایک عمل کی پیشی اللہ تعالیٰ کے روبرو ہوگی، جن کی ہیبت سے دل مچھ مچھ ہوں گے، کوئی قول یا فعل ان سے پوشیدہ نہ ہوگا۔ اس لیے سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالیں اور ہر عمل سوچ کر کریں۔

اللہ تعالیٰ اس دن پوچھیں گے کہ تم نے ہماری دی ہوئی عمر کس طرح خرچ کی؟ جوانی کیسے گزاری؟ دولت کیسے حاصل کی اور کہاں خرچ کی؟ ہماری نعمتوں کا کیا حق ادا کیا؟ ہم تمہارے مالک تھے خالق تھے، حاکم تھے، رازق تھے، تم نے ہم کو چھوڑ کر دوسرے سے محبت کیوں کی ہم پر سے رحم و کرم اور امید کی نظر ہٹا کر ہمارے ہی غلام پر کیوں ڈالی۔

بہتر ہوگا کہ ان سب سوالوں کا جواب ہم ابھی دے دیں

باقی صفحہ پر

ابتدائیہ

انتخابات اور ہماری ذمہ داری

جناب صدر نے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کی تاریخوں کا اعلان کر کے عوامی اور سیاسی حلقوں میں پائی جانے والی بے چینی اور شکوک و شبہات کا ازالہ کر دیا ہے۔ چونکہ مئی ۱۹۷۷ء سے تاحال سیاسی سرگرمیاں تعطل کا شکار ہیں۔ جس سے بجا طور پر ارباب سیاست کو شکایت اور ناراضی کا حق تھا۔ مگر اب جب کہ جناب صدر نے غیر جانبدارانہ انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا ہے اس سے بائیکاٹ کرنا قرین عقل و قیاس نہیں۔ بلکہ نفاذ اسلام کے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ جناب صدر کے انتخابی پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا جائے۔ کیونکہ نظام اسلام کے نفاذ کی جو ذمہ داری صدر مملکت پر عائد ہوتی تھی۔ اب وہ عوام کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔

جہاں تک صدر مملکت کے اختیارات کا تعلق ہے انہوں نے تو ممکنہ حد تک وہ تمام پابندیاں لگا دی ہیں۔ جن سے نااہل افراد کم سے کم آگے آسکیں گے۔ آگے یہ ذمہ داری عوام کی ہے۔ کہ وہ اپنی نمائندگی کے لیے کسی ایسے شخص کا انتخاب کریں جو اسلامی نقطۂ نگاہ سے صحیح معنیٰ میں امارت کا اہل (یعنی قرآن و سنت کے قوانین سے واقف ہو) اور نیک کردار کا حامل ہو۔ تاکہ وہ مسلم عوام کی توقعات پر پورا اتر سکے۔ گویا یہ پاکستان کی تقدیر بدلنے کا سنہری موقع ہے۔ اگر اس میں غفلت و سستی اور کاہلی سے کام لیا گیا۔ تو نہ صرف یہ کہ اسلام دشمن عناصر کو ملک و ملت کی بقائے سے کھیلنے کا موقع مل جائے گا۔ بلکہ اس کا وبال ہمارے سروں پر ہوگا ——— جو یقیناً ملک و ملت سے غداری کے مترادف ہے جسے آئندہ نسلیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔ ضروری ہے کہ بیدار مغزی اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے حق رائے دہی کو جو ہمارے پاس ایک امانت ہے، دین و ایمان اور ملک و ملت کی سالمیت کے لیے کسی ایسے شخص کے حق میں استعمال کریں جو صحیح معنیٰ میں اس کا مستحق ہو۔

پھر اگر عوام فرض شناسی کے جذبہ سے ملک و ملت کی متاع عزیز کو داؤ پر نہ لگائیں اور پاکستان میں نفاذ اسلام کے پروگرام کو ضروریات زندگی کا ایک حصہ قرار دیں تو یقیناً ان کی اس دل چسپی کے نتیجے میں دھونس دھاندلی اور دولت و ثروت کو معیار بنانے کے بجائے امیدواروں کی ذاتی صلاحیت اور سیرت و کردار کی بنیاد پر ووٹ دیے جائیں گے۔ جو یقیناً پاکستان اور اہالیان پاکستان کے حق میں نہ صرف مفید ہوگا بلکہ یہ ان سیاسی مہروں کے لیے بھی تازیانۂ عبرت ثابت ہوگا۔ جو پاکستان میں نفاذ اسلام کے عمل کو ناکامی سے ہمکنار کرنا چاہتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جناب صدر آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ذریعہ نفاذ اسلام کے عمل کو مکمل کر کے بے یقینی اور شکوک و شبہات کی حالیہ صورت حال کا خاتمہ فرما دیں گے۔

سعید احمد جلالپوری

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کی

خلیفہ قادیاں سے پہلی ٹکر

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

فرمایا ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مکر و تزویر کا جال آہستہ آہستہ وسیع تر ہوتا جارہا تھا ۔ امرتسر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کے خلاف جو اہم کام سرانجام دیا ۔ وہ ناقابل فراموش ہے ۔ میں گاہے گاہے ردّ مرزائیت پر ان کے خطبات و بیانات سنتا رہتا ۔ وہ دل میں اتر جاتے ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا ۔ میری طالب علمی کا زمانہ تھا ۔ میں ورزش بھی کیا کرتا تھا ۔ میرا جسم مضبوط اور گٹھا ہوا تھا ۔ ایک دن میں ظہر پڑھ کر مسجد سے باہر نکلا تو سنا کہ غلام احمد قادیانی کا بیٹا بشیرالدین محمود احمد (خلیفہ قادیاں) آج بندے ماترم ہال (امرتسر) میں تقریر کرے گا ۔ یہ ۱۹۱۶ء کا واقعہ ہے ۔ ظہر ڈھل رہی تھی ۔ میں بھی ہال میں پہنچا اور چاروں طرف نگاہ ڈالی تو کچھ شناسا چہرے بھی نظر آئے ۔ میں بھی آگے بڑھ کر تقریباً وسط میں بیٹھ گیا ۔ میرے دائیں بائیں کوئی چالیس چالیس کے لگ بھگ گردن کٹ داڑھی والے نوجوان لاٹھیاں ہاتھ میں لیے بیٹھے تھے ۔ میں ابھی جائزہ لے رہا تھا ۔ کہ عقبی دروازہ سے مرزا بشیر الدین ہال میں داخل ہوا ۔ اس نے آتے ہی خود ساختہ خطبہ پڑھا ۔ پھر ایک حدیث پڑھی

لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین، لما وسعهما الا اتباعی

(اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی اتباع کرتے) میں نے بجلی کی سرعت سے انتظار کیے بغیر کھڑے ہو کر کہا کہ حوالہ بتاؤ ۔ مرزا بشیر نے میری بات کا نوٹس ہی نہ لیا ۔ سنی ان سنی کردی پھر دلیے ہی حدیث پڑھی ۔ میں نے پھر کہا کہ حدیث درست پڑھو ۔ اور حوالہ بتاؤ ۔ ایک مرتبہ تو مجھے یہ احساس دامنگیر ہوا ۔ کہ میں تنہا ہوں ۔ پھر ایک انجانی سی طاقت نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ۔ کافر کبھی بہادر نہیں ہوتا ۔ باقی جو مسلمان بیٹھے ہوئے تھے ان کے چہرے پر بھی رونق و فرحت کے آثار نمایاں تھے ۔ اس نے تیسری مرتبہ جب حدیث کو غلط پڑھا تو میں کھڑا ہوگیا ۔ اور میں نے پوری قوت کو آواز میں جمع کر کے کہا کہ حدیث صحیح پڑھو ۔ اور حوالہ بتاؤ ۔ ورنہ ایک لفظ بھی آگے نہ کہنے دوں گا ۔ کیا بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے کو کیا عزت عطا فرمائی ۔ یہ کہہ کر میں نے ایک قدم آگے بڑھایا ۔ مرزا بشیرالدین کا رنگ زرد ہوچکا تھا ۔ وہ الٹے پاؤں مڑا اور عقبی دروازے سے نکل بھاگا ۔ جو مسلمان پہلے سے وہاں موجود تھے ۔ انہوں نے اس شان سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ بندے ماترم ہال کے در و دیوار بھی اللہ اکبر کی گونج سے گویا لرز گئے ۔ پھر میں اسی اسٹیج پر چڑھ گیا میں نے پہلے قرآن کریم کی تلاوت کی پھر یہی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق و امین نے فرمایا لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعه الا اتباعی اگر موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اتباع کے سوا چارۂ کار نہ ہوتا اور مرزا بشیرالدین نے اپنے کذاب باپ کی طرح حدیث میں ترمیم کے گناہ کا ارتکاب کیا ہے ۔ اور اس نے عیسیٰ کا لفظ حدیث میں صرف اس لیے بڑھایا ہے کہ ثابت کیا جاسکے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت آچکی ہے ۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو میری ہی اتباع کرتے ۔ اب چونکہ وہ زندہ نہیں ہیں اور وہ مرچکے

ہیں۔ لہذا مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ وہ آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ غلط ہے۔ حالانکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اشارہ تک نہیں چہ جائیکہ نام لیا گیا ہو۔ اور ان کی موت کی صراحت کی گئی ہو۔ اگر جناب عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا ذکر کرنا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب وفد بنو ثقیف آیا تھا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا۔ الستم تعلمون ان ربنا حیّ لا یموت و ان عیسٰی یأتی علیہ الفناء (تفسیر در منثور ج ۲ صہ ۲۰۳، تفسیر کبیر ج ۲ صہ ۲۸۸ تفسیر ابی سعود ج ۲ صہ ۱۴۱) اگر عیسٰی علیہ السلام موت کا جام پی چکے ہوتے تو حضور علیہ السلام رفع عیسٰیؑ کے چھ سو برس بعد بھی مستقبل کے صیغہ یأتی سے موت کی آمد کا اظہار نہ فرماتے۔ غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے جھوٹے اور خارج از اسلام ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔

حضرات! ایک اور بات بھی انتہائی توجہ کے قابل ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اس نے اپنا ٹھکانا جہنم بنایا۔ اس حدیث کا مفہوم ومطلب یہ ہے کہ جو بات میں نے نہیں کی وہی بات کوئی شخص دیدہ و دانستہ میری طرف منسوب کرکے اسے حدیث رسول بنائے وہ جہنمی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے نہایت ہی نامحمود عمل سرانجام دیا۔ اور بہت ہی مردود بات کی ہے۔ اور عیسٰی علیہ السلام کے مرا ہوا ہونے کی بات حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے صریح کذب وکفر کا ارتکاب کیا ہے۔ جو اُس کے جہنمی ہونے کی صریح دلیل ہے۔

باپ اکذب بیٹا کذاب اور متبعین دنیا و آخرت میں تباہ وبرباد خستہ خراب اور مستحق عذاب۔

میری اس بے باکی۔ جرأت وبے خوفی پر مسلمانوں نے بڑھ کر میرا منہ ماتھا چوما۔ نعرائے تکبیر بلند کئے اور مجھے کندھوں پر اٹھا لیا۔ (بخاری کے زمزمے صہ ۲۷)

رپورٹ
محمد اسماعیل شجاع آبادی

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ

۳۲ ویں سالانہ آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس حسب سابق شان وشوکت اور آب وتاب کے ساتھ بادشاہی مسجد چنیوٹ میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر بروز جمعرات، جمعہ کو منعقد ہوئی جس کے کل سات اجلاس منعقد ہوئے۔ کانفرنس میں پہلی تقریر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بزرگ مبلغ مولانا سید مشتاق حسن شاہ نے ۲۶ دسمبر کو بعد نماز عشاء کی۔

واضح رہے کہ امسال یہ کانفرنس پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نہ ملنے کی وجہ سے پبلک پارک میں منعقد نہ ہو سکی۔ جس کی داستان بہت طویل ہے اور اخبارات میں آچکی ہے۔ ہوا یوں کہ ۲۲ دسمبر شام ڈی سی جھنگ نے اطلاع کی کہ آپ کی کانفرنس پر پابندی لگادی گئی ہے۔ لہٰذا آپ یہ کانفرنس منعقد نہیں کر سکتے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں مولانا محمد اشرف ہمدانی، منظور احمد چنیوٹی، مولانا اللہ وسایا، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا خدا بخش نے مختلف علماء کرام اور سرکاری حکام، وزراء سے رابطہ قائم کیا۔ ادھر ملتان میں مولانا محمد شریف جالندھری دامت برکاتہم جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کو اطلاع دی گئی۔ مولانا جالندھری علالت کے باوجود ہوائی جہاز پر لاہور پہنچے۔ لاہور میں مختلف علمائے کرام نے حکام سے ملاقاتیں کیں۔ ہوم سیکرٹری سے رابطہ قائم کیا۔ تو انہوں نے کمشنر فیصل آباد ڈویژن سے ملاقات کا کہا بالآخر بادشاہی مسجد چنیوٹ میں یہ کانفرنس شان وشوکت سے منعقد ہوئی۔

ہڑتال اور احتجاجی جلوس

جب کانفرنس پر پابندی کی خبر شہر میں پہنچی تو پورا شہر آناً فاناً بند ہوگیا۔ نوجوانوں نے گورنمنٹ پنجاب کے اس رویہ کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا (جس کی وجہ سے بقول۔ ایس پی جھنگ دس آدمیوں کو امن عامہ کے بحال رکھنے کے لیے گرفتار کرلیا گیا) (جنگ لاہور یکم جنوری ۱۹۸۵ء) اظہار غصہ کا اظہار کیا گیا۔ بالآخر اجازت ملنے پر چنیوٹ کے مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا۔ اور یہ کانفرنس شاہی مسجد میں شروع ہوئی۔

پہلا اجلاس

۲۶ دسمبر شام کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت صاحبزادہ محمد اجمل قادری نے کی۔ اجلاس سے مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا اسماعیل شجاع آبادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد چنیوٹی نے خطاب کیا۔

دوسرا اجلاس

۲۷ دسمبر ظہر سے پہلے شروع ہوا۔ جس کی صدارت حافظ محمد ثاقب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ نے کی اجلاس سے مولانا محمد اقبال مبلغ راولپنڈی، مولانا محمد طفیل مبلغ سندھ، مولانا عبدالہادی شیخوپورہ، مولانا عبدالرشید انصاری ایڈیٹر ہفت روزہ خدام الدین نے خطاب کیا۔

تیسرا اجلاس

۲۷ دسمبر بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا احمد حسین شاکری خطیب اباداں فیصل آباد نے کی۔ اجلاس سے مولانا خدا بخش شجاع آبادی خطیب ربوہ اور مولانا عبدالحکیم سابق ایم۔ این۔ اے راولپنڈی نے خطاب کیا۔

علماء کرام نے حکومت کی جانب سے قادیانیوں کے خلاف کیے گئے اقدامات پر حکومت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ جو ان کے نزدیک ظلی حج کی حیثیت رکھتا ہے۔ پر پابندی حکومت کا زریں کارنامہ ہے۔ اور یہ تمام مسلمانوں کے جذبات و احساسات کی عکاسی ہے۔ نیز یہ فتنہ قادیانیت کے انسداد کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی فتنہ کے انسداد کے لیے بے پناہ قربانیاں دی گئیں۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کیے گئے۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ۲۵ جانوں کی قربانی دی گئی۔ ہزاروں مسلمانوں کو پس دیوار زنداں کیا گیا۔ لیکن مسلمانوں نے ہمت نہ ہاری۔ بالآخر ۷، ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان قومی اسمبلی نے تاریخی فیصلہ سرانجام دیا۔ کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ لیکن قانون سازی نہ ہونے کی وجہ سے علماء کرام نے اپنی تحریک جاری رکھی۔ تاآنکہ موجودہ حکومت نے تحریک ختم نبوت سے متعلق مسلمانوں کے جذبات واحساسات کا احترام کرتے ہوئے کئی ایک مطالبے تسلیم کرلیے۔ باقی ماندہ مطالبات پورے ہونے تک پرامن تحریک جاری رہے گی۔

چوتھا اجلاس بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ جس سے مولانا محمد اسماعیل فاروقی، مولانا ضیاء الرحمن فاروقی، مولانا رشید احمد لدھیانوی رحیم یار خان، سید محمد کفیل بخاری، خاقان بابر ایڈووکیٹ، مولانا سید عطاء المومن شاہ بخاری، مولانا سید امیر حسین گیلانی، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا عبدالمجید ندیم نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کا پٹہ ملکیت انجمن احمدیہ کے نام سے منسوخ کرکے تمام اراضی کے حقوق ملکیت قابض افراد کو دیئے جائیں۔ جماعت احمدیہ کو سیاسی جماعت قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی جائے۔ ان افراد کے دفاتر کو سربمہر کیا جائے۔ علماء نے کہا عوام نے ریفرنڈم میں "ہاں" میں ووٹ دے کر ثابت کردیا ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ انتہائی ناگزیر ہے۔ اس لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ علماء کرام کو اعتماد میں لے کر فتنہ قادیانیت کے محاسبہ کے لیے مزید اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اسرائیل سے دست تعاون بڑھا رہے ہیں۔ جو کہ امت مسلمہ کے لیے انتہائی ناقابل برداشت ہے۔ قادیانی بیک وقت تمام سامراجی طاقتوں کے ایجنٹ ہیں۔ حکومت کو ان کی سازشوں سے باخبر رہنا چاہیے نیز انہیں تمام کلیدی عہدوں سے فی الفور علیحدہ کیا جائے۔ بالخصوص وہ محکمہ جات جو اطلاعات و انفارمیشن سے متعلق ہیں۔ یہ یہودیوں کے ایجنٹ اور جاسوس ہیں۔ انہیں اٹیمی پلانٹ کے مراکز سے فی الفور علیحدہ کردینا چاہیے۔ اجلاس رات گئے تک جاری رہا۔ اور مولانا عبدالمجید ندیم کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

پانچواں، چھٹا اجلاس

پانچواں، چھٹا اجلاس جمعہ سے پہلے شروع ہوا۔ جس کی قیادت قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب نے کی۔ جمعہ سے قبل مولانا عبدالمالک شاہ، مولانا محمد اقبال راولپنڈی اور خطیب شہر مولانا محمد حسین چنیوٹی نے خطاب کیا۔ جب کہ جمعہ کے بعد مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور عبدالرؤف چشتی نے خطاب کیا۔

ساتواں اجلاس

ساتواں اجلاس مولانا محمد حسین چنیوٹی صدر مجلس عمل چنیوٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولانا منظور احمد چنیوٹی، ڈاکٹر محمد اسلم فیصل آباد، محمد نسیم شاہ، صاحبزادہ طارق محمود، حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا عبدالرحمٰن جامعہ اشرفیہ لاہور مولانا عبدالقادر آزاد، صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ نے خطاب کیا۔

علماء کرام نے کہا کہ وہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے پہلے بھی متحد رہے ہیں۔ اب بھی اکٹھے رہیں گے۔ امیر شریعت کا یہ قافلہ مولانا خان محمد کندیاں شریف کی قیادت میں منزل مقصود

کے حصول تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گا۔

علماء کرام نے فرقہ پرست اور پیشہ ور جھگڑالو مقررین پر تنقید کی اور کہا تحریک ختم نبوت کو ناکام بنانے کیلئے مرزائی ہمیشہ ایسے لوگوں کو استعمال کر کے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کی سرگرمیوں سے خبردار رہنا چاہیے۔ مولانا اللہ وسایا نے ربوہ میں جماعتی کام کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ گزشتہ ایک ہفتہ میں ۱۱ قادیانی مشرف باسلام ہو کر رسول رحمتؐ کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اجلاس رات گئے تک جاری رہا۔ اور صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس میں مرکزی مجلس عمل کے اجلاس منعقدہ ۲۷ر دسمبر کے فیصلہ جات اور قرار دادیں پڑھ کر سنائی گئیں۔

قراردادیں

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے اجلاس منعقدہ ۲۷۔ دسمبر ۸۴ء کی منظور کردہ قراردادیں و فیصلہ جات جو آل پاکستان ۳۲ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ کے آخری اجلاس ۲۸ ر دسمبر ۸۴ بعد از نماز عشاء اجلاس میں پیش ہو کر عوام کی تائید سے منظور ہوئیں۔

قادیانیوں کی سالانہ کانفرنس پر پابندی کا لگایا جانا قابل صد تحسین ہے۔ اس کا مجلس عمل بھرپور خیر مقدم کرتی ہے۔ مگر ختم نبوۃ کانفرنس پر پابندی ناقابل فہم ہے۔ ڈویژنل انتظامیہ نے بروقت شاہی مسجد میں کانفرنس کی اجازت دے کر تلافی کی کوشش جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

اجلاس صدر مملکت سے وفاقی نظریاتی کونسل کی منظور کردہ سفارش مرتد کی شرعی سزا کو نافذ کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۔ اجلاس ۱۲، ۱۳ر اکتوبر ۸۴ء کو مسلم کالونی ربوہ کی کانفرنس کی منظور کردہ قرار داد' ربوہ کا نام صدیق آباد کی متفقہ طور پر تائید کرتا ہے۔ اور حکومت سے عملی جامہ پہنانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

۲۔ اجلاس میں اس پر شدید افسوس کا اظہار کیا گیا کہ مرزائی اپنے آپ کو پاسپورٹ میں مسلمان لکھوا رہے ہیں۔ ایسے پاسپورٹ ضبط کر کے ان کے خلاف کاروائی کی جائے۔ نیز شناختی کارڈ، تعلیمی اداروں کے سرٹیفکیٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے۔

۳۔ ۱۱ر فروری ۸۵ء کو مولانا اسلم قریشی کے اغوا کو دو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ پر اسلام آباد میں عظیم الشان آل پارٹیز مجلس عمل کا کنونشن منعقد ہوگا۔ حکومت کو یہ کیس فوری طور پر حل کرنے کے لئے متوجہ کیا جائے گا۔ کہ موجودہ تفتیشی ٹیم اپنی روایتی بد دیانتی کے باعث ناکام ہے۔ کیونکہ اس نے مدعی پارٹی کی نشان دہی کے مطابق مشتبہ افراد کو شامل تفتیش نہیں کیا اسے فوراً ملٹری کے سپرد کیا جائے۔ اس طرح ساہیوال کیس، ارشد کیس ربوہ، رمضان کیس چنیوٹ کو بھی مارشل لاء کے سپرد کیا جائے۔ ساہیوال کیس کے مفرور مجرمان کی حسب ضابطہ جائیداد قرق کی جائے۔

۴۔ کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کا قادیانی عبادت گاہوں پر لکھا جانا صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اس ضمن میں ضروری ہدایات ملک کے تمام ضلعی افسروں کو جاری کی جائیں۔ اور کلمہ طیبہ و قرآنی آیات کے تقدس کی حفاظت کی جائے۔ خصوصاً ربوہ میں اس پر فوری عمل درآمد کیا جائے۔

۵۔ قادیانی تعلیمی اور ٹیکنیکل اداروں میں میرٹ و مخصوص کوٹہ دونوں طرح سے ناجائز سیٹیں حاصل کر کے مسلمان طلبہ کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ ان کو مخصوص اقلیتی کوٹہ کا پابند کیا جائے۔

۶۔ قادیانی اوقاف کو غیر مسلم اوقاف کی تحویل میں دیا جائے۔ ضیاء الاسلام پریس کی بندش کا خیر مقدم، مگر اس کی طرح حیات اسلام پریس کو بھی سربمہر کیا جائے۔ تاوقتیکہ وہ کسی روزنامہ کے نام سے ڈیکلریشن حاصل کریں۔ کیونکہ اب وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کر سکتے اس طرح قادیانی اخبار و رسائل بالخصوص الفضل، تحریک جدید، خالد، مصباح اور بالخصوص لاہور کا ہفتہ وار "لاہور" جو آئین کی مسلسل خلاف ورزی کرتے ہوئے ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں، کے خلاف کاروائی کی جائے۔ ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں۔ وزارت امور مذہبی نے قادیانیوں کو قرآن مجید چھاپنے کی جو سند دی ہے۔ وہ کینسل کی جائے۔

۷۔ قادیانیوں کو سول، فوج کے کلیدی مناصب سے علیحدہ کیا جائے۔

۸۔ پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے بدترین قادیانی پروفیسر نصیر اے کے خلاف تادیبی کاروائی کر کے اسے کالج سے نکالا جائے۔ کیونکہ وہ کلاس میں دیدہ و دلیری سے حالات کو مخدوش بنا رہا ہے۔

جھلکیاں

پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے پابندی کی وجہ سے اس سال کانفرنس بیک پارک کی بجائے شاہی مسجد میں ایک دن تاخیر سے شروع ہوئی۔

کانفرنس کے اجلاس میں مختلف مکاتب فکر کے ممتاز علماء کرام مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد حسین چنیوٹی، مولانا صاحبزادہ افتخارالحسن شاہ نے ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر اعلان کیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ اور نفاذ اسلام کے لیے ہم سب ایک ہیں۔ تو فضا نعرۂ تکبیر اللہ اکبر، تاجدار ختم نبوت زندہ باد، امیر شریعت، سید ابوالحسنات قادری، مولانا سید داؤد غزنوی زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

کانفرنس کے ایک اجلاس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے کی جب حضرت والا تشریف لائے۔ تو لوگوں نے نعروں کی گونج سے آپ کا استقبال کیا

یہ پہلی کانفرنس تھی کہ اس کانفرنس کے روح رواں مولانا تاج محمودؒ کی عدم موجودگی شدت سے محسوس کی گئی۔ لیکن جب صاحبزادہ طارق محمود مائیک پر آئے تو لوگوں نے مولانا تاج محمودؒ زندہ باد سے ان کا استقبال کیا۔

صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر لولاک کی تقریر نے مجاہد تحریک ختم نبوت آغا شورش کاشمیریؒ، مولانا تاج محمود کی یاد تازہ کردی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ وربوہ کے کارکن شیخ منظور احمد، حاجی فیروز دین، محمد سلیم اور دیگر احباب ہر وقت مہمانوں کی خدمت میں مستعد و مصروف ہے۔

مولانا محمد شریف جالندھری سخت علیل ہوگئے۔ انہیں سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل کرانا پڑا۔

سٹیج کو چاروں طرف خوبصورت جھنڈوں اور دیدہ زیب شامیانوں اور قناعتوں سے سجایا گیا تھا۔ بینروں پر ختم نبوت زندہ باد امیر شریعت زندہ باد، اور صدر مملکت کو خراج تحسین پیش کرنے کے جملے لکھے ہوتے تھے۔

بقیہ: خصائص نبوی ﷺ

سنتیں مکان پر پڑھ کر تشریف لاتے۔ تھے۔ اور وہ چار رکعت ہوتی تھیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ وغیرہ کی روایات میں ہے۔ ابوداؤد شریف میں حضرت عائشہؓ سے ایک مفصل روایت نقل کی گئی ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعت گھر پڑھتے اور مغرب کی نماز کے بعد میرے گھر تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے اور عشاء کی نماز کے بعد بھی تشریف لاتے اور دو رکعت پڑھتے اور صبح صادق کے بعد دو رکعت پڑھتے اور نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔ اس مفصل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتیں اکثر گھر پر پڑھتے۔ اور مسجد میں تشریف لاکر غالب یہ ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھا کرتے تھے جس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی کسی ضرورت کی وجہ سے دو رکعت سنت پڑھی ہوں جن کو حضرت ابن عمرؓ نے نقل فرمایا۔ نیز حضرت ابن عمرؓ کا اس حدیث میں یہ ارشاد کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ نمازیں پڑھیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھتے تھے اور میں بھی پڑھتا تھا سنتوں کا جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

بقیہ: گلدستہ معرفت

بلکہ لکھ کر رکھ لیں اور روزانہ اس کو دیکھ لیا کریں۔ جو نئی بات ہو اس کا اضافہ کرلیں، اللہ اللہ سے ڈرنے والے کی دوستی کو بھی کبھی کبھی سنا دیا کریں اگر آپ نے ایسا کر لیا تو آپ انشاءاللہ آخرت کے امتحان میں پاس ہوجائیں گے۔

عبدالناصر خاں
کینٹ بازار شارع فیصل کراچی

نماز کی اہمیت
قرآن کی روشنی میں

خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن" یعنی نماز دین کا ستون ہے نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے۔ دین میں اس کا مقام ایسا ہے جیسا جسم کے لیے سر۔ اس کے بغیر دین اسلام کی عمارت قائم ہی نہیں رہ سکتی ۔لیکن اس اہم ترین عبادت سے کسقدر لاابالی سے کام لیا جاتا ہے قرآن و حدیث میں نماز کی بہت تاکید آئی ہے ایمان کے بعد تمام فرائض سے مقدم ہے۔ اور روز قیامت سب سے پہلے اس کا مطالبہ ہوگا۔ جیسا کہ اس شعر سے پتہ چلتا ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولین پرسشِ نماز بود

نماز اللہ جل جلالہ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے۔ انسان کے لیے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں شرف ہم کلامی کا ذریعہ ہے۔ نماز بندگی کا اظہار ہے۔ خوف خدا اور محبت خدا پیدا کرنے کا سبب ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

الصلوٰۃ معراج المومنین

نماز مومنوں کی معراج ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیتوں سے حسب ذیل چند آیات سے اس فریضہ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا — نماز ایسا فرض ہے جو وقت کی پابندی کے ساتھ

مَّوْقُوْتًا ۔ (النساء ۱۰۳) — اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔

نماز شرک کی تردید ہے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (الروم ۳۱) — اور نماز قائم کرو اور نہ ہو جاؤ مشرکین میں سے۔

نماز فوز و فلاح اور نجات کی تدبیر ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ (المومنون ۲) — یقیناً فلاح پائی ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى — کامیاب ہوا وہ جس نے پاکی حاصل کی اور خدا کا نام یاد کیا پس نماز پڑھی۔

نماز معاشرہ کو تمام برائیوں سے پاک کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۔ — یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

نماز نصرت و تائید الٰہی حاصل کرنے کا یقینی نسخہ ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ۔ — صبر اور نماز سے مدد لو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کے لیے نماز ہی کو پسند فرمایا ہے۔

إِنَّنِي أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي ۝ (طٰہٰ ۱۴)

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔

نماز کی نگہداشت اور حفاظت کی خاص تاکید کی گئی ہے

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ ۔ (البقرہ ۲۳۸)

اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو خصوصاً ایسی نماز کی جو محاسن نماز کی جامع ہو اور اللہ کے سامنے اس طرح کھڑے ہو جیسے فرمانبردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔

نماز باعث عزت وعظمت اور مقام محمود پر پہنچانے والی ہے

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝ (بنی اسرائیل ۷۸)

نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک اور صبح کے وقت قرآن پڑھنے کا بھی التزام کرو۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن کی تلاوت پر فرشتے گواہ ہوتے ہیں۔

نماز اتحاد واجتماعیت کا درس ہے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ۔ (البقرہ ۴۳)

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔

نماز مسلمان کی پہچان ہے۔

وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۔ (الانعام ۹۲)

اور وہ اپنی نماز کی نگہداشت کرتے ہیں۔

الَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۔ (المعارج ۲۳)

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز ہمیشہ ادا کرتے ہیں۔

نماز کو عام کرنے اپنے اہل وعیال کو نماز قائم کرنے کا حکم دینے اور ہر حال میں نماز پر جما رہنے کی تلقین و تاکید کی گئی ہے۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔

اور اپنے گھروں پر نماز کی تاکید رکھو اور خود بھی اس

... ... (طٰہٰ ۱۳۲)

کے اوپر جمے (پابند) رہو نماز پڑھنے والے ہی نصیحت قبول کرنے کی خاصیت رکھتے ہیں۔

نماز سے غفلت اپنی تباہی کو دعوت دینا ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کے لیے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔

نماز سے لاپرواہی ابدی نقصان کا باعث ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحٰبَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنّٰتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝

ہر شخص اپنے کیے کے بدلے رہن ہے دائیں بازو والوں کے سوا جو جنتوں میں ہوں گے وہ مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔

نماز سے روگردانی متکبر کی نشانی ہے۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ إِلٰى أَهْلِهِ يَتَمَطّٰى ۝

مگر اس نے نہ سچ مانا اور نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلایا اور پلٹ گیا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف چل دیا۔

نماز اسلام کا ایسا فریضہ ہے کہ قرآن حکیم میں سو سے بھی زیادہ مرتبہ اس کی تعریف اور بجاآوری کا حکم اور اس کی تعلیم وتلقین وتاکید کی گئی یہ وہ فرض ہے جو دین اسلام کے ساتھ ساتھ پیدا ہوا اور اس کی تکمیل اس شبستانِ قدس میں ہوئی جس کو معراج کہتے ہیں اس کے ادا کرنے میں سستی اور کاہلی نفاق کی علامت اور اس کا عمداً ترک کفر کی نشانی ہے اس لیے ہر مسلمان کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس اہم اور بنیادی عبادت کی بجاآوری کا پورا پورا اہتمام کرے تعلیمات اسلامی کے مطابق نماز سیکھی جائے خود پڑھی جائے اور اپنے جملہ متعلقین کو اس کی پابندی کی تلقین کی جائے۔

کاروانِ ختمِ نبوت

★ ربوہ سے نمائندہ خصوصی کی رپورٹ

★ اٹک شہر میں ایک قادیانی گھرانے کا قبولِ اسلام

★ مجلس تحفظ ختم نبوت صادق آباد کے اجلاس کی کاروائی

ربوہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی صدر مولانا خان محمد نے کہا کہ امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے عمل نفاذ سے ہم قطعاً مطمئن نہیں ہیں۔ حالیہ تحریک ختم نبوت کو مرزائیوں کی غنڈہ گردی وقتل وغارت اور اس پر حکومت کی مسلسل چشم پوشی اور ختم نبوت کے راہنماؤں پر ناروا پابندیوں اور گرفتاریوں سے دبایا نہیں جاسکتا۔ وہ ربوہ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان جلوس کے موقع پر جامع مسجد احرار میں علماء، طلباء، وکلاء اور احرار زعماء سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا خان محمد نے ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن، سید عطاء المومن بخاری اور مولانا زاہد الراشدی سے تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلۂ خیال بھی کیا۔ ربوہ کی سرزمین میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوس پورے جوش وخروش اور تزک و احتشام کے ساتھ حسب سابق نماز ظہر کے فوراً بعد جامع مسجد احرار سے شروع ہوا۔ تو نعروں کی گونج نے ربوہ میں ایک عجیب سماں اور کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ جلوس میں ملک بھر سے قافلے شریک ہوئے۔ جلوس کی قیادت سید عطاء المحسن بخاری، سید عطاء المومن بخاری، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا عبدالعلیم رائے پوری، مولانا فضل الرحمٰن احرار، مولانا محمد اسحاق سلیمی، مولانا ارشاد احمد خان، سید کفیل بخاری، چوہدری ظفر اقبال، قاری محمد یاسین گوہر، تسلیم صدیقی، ملک رب نواز ایڈووکیٹ، ڈاکٹر اعظم چیمہ، عبداللطیف خالد چیمہ، اور دیگر راہنما کر رہے تھے۔ جب جلوس مرزائیوں کی مرکزی عبادت گاہ کے سامنے اقصیٰ چوک پہنچا تو ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا مؤثر نوٹس نہ لیا تو حالات نہ حکومت کے کنٹرول میں رہیں گے اور نہ ہی ہم (مجلس عمل والے) عوام کے سیلاب کو روک سکیں گے اس لیے اگر صدر ضیاء الحق واقعی اسلام کے لیے مخلص ہیں تو پھر سب سے پہلے صدارتی آرڈیننس کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے انہوں نے کہا کہ اگر ساہیوال میں شہید ہونے والے قاری بشیر احمد اور ظہور رفیق شہیدؒ کے کیس کو مارشل لاء کی بجائے عام عدالت میں چلایا گیا تو مسلمان اس پر عدم اعتماد کرتے ہوئے اس کا بائیکاٹ کریں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سانحہ ساہیوال میں ملوث باقی ماندہ چار ملزمان کو بلداز گرفتار کیا جائے۔ اقصیٰ چوک سے یہ جلوس بڑے بازار کے راستے ایوانِ محمود کے سامنے پہنچنے پر سید عطاء المحسن بخاری نے مفصل خطاب کیا۔ اور مرزائیوں کو گزشتہ سال کی طرح ایک بار پھر دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ اگر مرزائی تہ دل سے اسلام کی آغوش میں آجائیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا اعلان کر دیں تو یہ ہمارے بھائی ہیں ورنہ دنیا کی کوئی طاقت اور عدالت ان کو مسلمان ثابت نہیں کر سکتی، انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر احمد میں ذرا بھی جرأت ہوتی تو فرار نہ ہوتا۔ ایوانِ محمود پر خطاب کرنے کے بعد جلوس نعرہ تکبیر، ختم نبوت! پاکستان امیر شریعت قائدین مجلس عمل اکابر احرار مولانا خان محمد

سید ابوذر بخاری زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے آر۔ایم ربوہ کی عدالت اور مرزائیوں کے دفاتر کے سامنے سے ہوتا ہوا سرگودھا روڈ بخاری مسجد پہنچا۔ حسب سابق وہاں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ جہاں سید عطاء المومن بخاری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا اللہ یار ارشد اور مولانا فضل الرحمٰن نے خطاب کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزائیوں کے لیے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ مسلمان ہو جائیں یا پھر اسی طرح رہیں جس طرح ایک مسلم حکومت میں ذمی اور اقلیت رہا کرتے ہیں۔ مولانا اللہ یار ارشد جو ایک ماہ کی نظربندی اور بلاجواز نظر بندی سے رہائی کے بعد دو روز قبل ربوہ پہنچے تھے، نے کہا کہ میں جس جرم بے گناہی میں گرفتار ہوا تھا آج بھی اسی کا اعادہ و اعلان کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کی دھمکیاں اور خطوط میرے لیے استقلال میں کمی پیدا نہیں کر سکتے۔ آخر میں مولانا فضل الرحمان احرار نے دعا کی۔ اس جلوس میں قاری بشیر احمد شہید کے فرزند قاری محمد سعید بھی شریک ہوئے۔

ایک مبارک عصرانہ کی مختصر روداد

اٹک شہر کی جامع مسجد میں مورخہ ۱۶، ربیع الاول مطابق ۱۰، دسمبر ۱۹۸۴ء کو بعد از نماز عصر ایک نوجوان نومسلم ناصر احمد کے اعزاز میں انجمن اشاعت القرآن والحدیث نے ایک عصرانہ دیا۔ جس میں شہر کے معززین نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد امیر انجمن مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے ناصر احمد کے مشرف باسلام ہونے پر ان کو مبارک باد دی اور ان کو یقین دلایا کہ اسلام کی برکت سے ان کے سارے عقیدہ اور عمل کے گناہ خدا تعالیٰ نے معاف فرمائے ہیں۔

قاضی صاحب نے ناصر احمد کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو دربار نبوت صادقہ اور رسالت خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قرب حاصل ہو گیا ہے۔ جو دوسروں کو کم حاصل ہو سکتا ہے۔ اس پر آپ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر فرمایا کہ اس سابق مجوسی پردیسی سلمان نے جب اسلام قبول کیا تو وہ مسلمانوں کے ہر دو طبقات انصار اور مہاجرین میں اس قدر محبوب ہو گئے کہ ہر فریق ان کو اپنے ساتھ لے جانے پر جوش و خروش کا اظہار کرنے لگا۔ مگر سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی قدر افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ سلمان منا اہل بیت (سلمان میرے اہل بیت میں سے ہیں) چنانچہ سلمان فارسی تمام اسلامی مکاتیب کے ہاں قابل قدر ہیں۔

حضرت قاضی صاحب کے خطاب کے بعد ناصر احمد نے اپنے اسلام لانے کی مختصر روداد سناتے ہوئے کہا کہ:-

"میرا سارا خاندان قادیانی ہے۔ اور میں بھی قادیانی ہی تھا۔ مگر میں نے ۱۹۸۰ء میں ایک خواب دیکھا کہ ایک باغ میں ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ جن کی داڑھی سفید ہے اور مجھ سے فرما رہے ہیں کہ ناصر عنقریب تجھ پر ایک بوجھ ڈالا جائے گا۔ جو تجھے اٹھانا ہوگا۔ میں نے روتے ہوئے کہا کہ میں تو بہت ہی کمزور انسان ہوں۔ میں کس طرح اٹھا سکوں گا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری مدد کریں گے۔ چنانچہ میں نے یہ خواب اپنے والد کو سنایا تو انہوں نے اس کی کوئی معقول تعبیر نہ بتائی۔ چند ماہ پہلے میری ملاقات جناب قاضی زاہد الحسینی سے ہوئی تو میں نے آپ کو وہی چہرہ پایا جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا تھا۔ میں نے اپنے طور پر مطالعہ کیا اور اس سلسلہ میں جناب پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب (سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج اٹک) کے پاس آتا جاتا رہا اور جناب قاضی صاحب سے بھی ملاقات کرتا پھر میں نے ربوہ جاکر ان کتابوں کو خود دیکھا۔ آخر میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنے فیصلہ سے اپنی بیوی کو آگاہ کر دیا۔ اس نے بھی بخشادہ ورغبت اسلام قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے قبول فرمایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میں نے عقیدہ، تعلیم وغیرہ کی قربانی دے کر جو پایا ہے وہ ان سب سے بہت زیادہ قیمتی اور لازوال دولت ہے۔"

ناصر احمد کے بیان کے بعد جناب قاضی صاحب نے دعا فرمائی اور یہ فرمایا کہ آج سے ناصر احمد کا نام ناصر احمد سلمانی تجویز کیا جاتا ہے۔ سب معززین نے ناصر احمد کو گلے لگا کر ناصر احمد کو مبارک باد دی اور ہر طرح سے تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد حاضرین مجلس کی تواضع کی گئی۔

صادق آباد

مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخابی اجلاس مفتی غلام حیدر کی صدارت

میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک سے اجلاس شروع ہوا۔ حافظ منور حسین نیاز نے مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر تعارف پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کی بے شمار قربانیوں کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لیکن نوکر شاہی کی عدم توجہی کی وجہ سے مکمل طور پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ اور قادیانیوں کے حوصلے بڑھتے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے "مجلس" کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا کرلیا جس کے رد عمل میں چلنے والی تحریک کی وجہ سے حالیہ امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا۔ لیکن یہ آرڈیننس بھی نوکر شاہی کی بے توجہی کا شکار ہوگیا۔ اور قادیانیوں کی غنڈہ گردی دن بدن بڑھتی گئی جس کی تازہ نشانی ساہیوال کے دو نوجوانوں کی شہادت ہے اس لیے اب تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیروی کرتے ہوئے منکر ختم نبوت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں۔ اجلاس سے مولانا مشتاق احمد نے خطاب کرتے ہوئے اپیل کی کہ قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے ہر قسم کا لین دین بند کیا جائے۔ مولانا محمد نواز نے اتحاد کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اتحاد ہی کی برکت تھی جو ہم نے ۱۹۷۴ء میں ایک ایسی قانون ساز اسمبلی سے جس میں سیکولر جماعت کی اکثریت تھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے میں کامیاب ہوئے۔ اجلاس سے ضلعی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ جس میں درج ذیل عہدہ داروں کا اتفاق رائے سے چناؤ کیا گیا۔ صدر محمد نواز صاحب، نائب صدر مولانا ممتاز احمد فاروقی، جنرل سیکرٹری گل محمد ظفر، جوائنٹ سیکرٹری محمد یعقوب کھوکھر، خزانچی حکیم نادر خاں، سیکرٹری نشر و اشاعت ظفر اقبال، سالار صوفی محمد امین، مفتی غلام حیدر صاحب کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

چیچہ وطنی

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے مطالبہ کیا ہے کہ ساہیوال کے چوہدری نعمت علی شہیدؒ، قاری بشیر احمد شہیدؒ، اطہر رفیق شہیدؒ کے تمام قاتلوں کو گرفتار کرکے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ اوکاڑہ میں نظام العلماء پاکستان کے راہنما حافظ سعید حیدر کی قیام گاہ پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں کہا کہ قادیانیوں کے ہاتھوں تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کے اغوا اور قتل کی مسلسل وارداتوں نے ہمارے اس موقف کی تائید کردی ہے کہ قادیانی گروہ دہشت پسند ٹولہ ہے۔ جو ملک میں بدامنی پیدا کرکے بیرونی آقاؤں کی مداخلت کی راہ ہموار کررہا ہے۔ لیکن حکومت اس صورت حال پر سنجیدگی سے توجہ نہیں دے رہی۔ بلکہ قادیانی دہشت گردوں کا راستہ روکنے کی بجائے تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف کاروائیوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی مجلس عمل اس صورت حال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اور مجلس عمل کے آئندہ اجلاس میں جدوجہد تیز کرنے اور موثر بنانے کے لیے لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور مکانات پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کا اندراج خود کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش اور دھوکہ ہے۔ جسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ساہیوال کے نوجوانوں نے اپنے خون کا نذرانہ دے کر یہ واضح کردیا ہے کہ اسلامی شعائر کی حرمت کے لیے مسلمان کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کی سرگرمیوں کی اشاعت پر پابندی کے احکامات کی شدید مذمت کی اور کہا کہ اخبارات میں خبروں اور بیانات کی اشاعت روک دینے سے تحریک ختم نبوت کا راستہ نہیں روکا جاسکتا۔

اس سے قبل مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا موصوف نے مطالبہ کیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کی تفتیشی ٹیم کے سربراہ میجر مشتاق احمد کو برطرف کرکے کیس ملٹری انٹیلی جینس کے حوالہ کیا جائے ختم نبوت کانفرنس کی صدارت پیر جی عبدالعلیم رائے پوری نے کی۔ جس میں مولانا سید عطاء المومن بخاری، مولانا حافظ محمد اکبر، مولانا حبیب اللہ رشیدی، سید محمد کفیل بخاری، عبدالمتین چوہدری ایڈووکیٹ، شیخ اصغر محمد ایڈووکیٹ، جناب لطیف چیمہ اور دیگر راہنماؤں نے خطاب کیا۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ ساہیوال کے شہدا کے تمام قاتلوں کو

فوری طور پر گرفتار کرکے ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

مولانا اسعد تھانوی کی گورنر سندھ کو یادداشت

وفاقی مجلس شوریٰ کے ممبر مولانا تھانوی نے شاہ جہان کیدھ کی تعمیر کردہ جامع مسجد غوث پور ضلع جیکب آباد کی زیارت کی اور غوث پور میں سید یعقوب شاہ متولی مسجد کمیٹی کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیے گئے ظہرانے میں شرکت جس میں اور معززین کے علاوہ سابق وفاقی وزیر میر صادق کھوسو۔ ٹاؤن کمیٹی غوث پور کے چیئرمین میر منظور بخش شنجرانی، جامع مسجد غوث پور کے خطیب عبدالقیوم کلہوڑو، مدرسہ مفتاح العلوم ککڑکٹ کے مہتمم مولانا عبدالسمیع اور ٹاؤن کمیٹی غوث پور کے کونسلر سید محمد شاہ نے بھی شرکت فرمائی۔

مولانا اسعد تھانوی نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ۱۰ جولائی ۱۹۸۴ء کے ناپسندیدہ ہنگامے کا گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل جہانداد خان کی بروقت مداخلت اور علاقے کے معزز راہنما میر سندر خان سندرانی کی بصیرت افروزی کی وجہ سے فریقین کا باہمی فیصلہ ہوگیا۔ اس دورے کے بعد مولانا اسعد تھانوی نے گورنر سندھ جناب جہانداد خان صاحب سے ملاقات کرکے مسجد کے تنازعے میں بروقت مداخلت کرکے تصفیہ کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کو ایک یادداشت پیش کی گئی کہ فریقین کے باہمی تصفیہ پر مؤثر عمل درآمد جلد کرایا جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے افسوس ناک واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

SHAMSI
For
CANVAS
&
TENTS
SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.
(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 226081
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: [illegible]

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

صوفیائے عظام کی شطحیات اور مرزائے قادیانی کے اقوال

یہ مضمون آج سے تقریباً بیالیس سال قبل (۱۹۴۳ء) "البرز شکن گرز" عرف "مرزائی نامہ" نامی کتاب مصنف مرتضیٰ احمد خان میں شائع ہوا تھا۔ چونکہ اس سے موجودہ دور میں پیدا ہونیوالے مختلف شکوک و شبہات کا شافی جواب ملتا ہے اس لیے افادہ عام کے لیے اسے "ختم نبوت" میں شائع کیا جا رہا ہے۔

تعارف: جناب مرتضیٰ احمد خان ایڈووکیٹ مرحوم وہ بلند پایہ شخص ہیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی جسٹس منیر انکوائری میں مجلس عمل کی وکالت کی تھی۔ جب جسٹس منیر نے سوال کیا کہ آپ مجلس احرار کی وکالت کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی سیاست سے تو اختلاف رہا ہے لیکن مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے سلسلہ میں شاہ صاحب بخاری کا پوری قوم پر احسان عظیم ہے اگر شاہ صاحب تردید قادیانیت کا یہ پرچم نہ لہراتے تو پورا ملک قادیانی ہوتا۔ (ادارہ)

فرقہ ضالہ مرزائیہ کی طرف سے عموماً اور اس کی شاخ لاہور کی طرف سے خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کی ان شطحیات کے متعلق جن میں مرزا صاحب آنجہانی نے اپنے کو اولوالعزم انبیائے علیہم السلام اور صحابہ کرام پر فضیلت دے کر مختلف قسم کی شیخیاں بگھاری ہیں۔ اور جو ان کی منثور و منظوم تصنیفات میں جا بجا پائی جاتی ہیں۔ جواز کی یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اس قسم کی باتیں اکثر ذی مرتبت صوفیائے کرام کے ساتھ بھی منسوب ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان ایسے بیہودہ اقوال کرنے پر مرزا صاحب پر زندیق و ضال ہونے کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ اور ان صوفیائے کرام کو ہمیشہ عزت و احترام کے جذبات سے یاد کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں مدیر "فکاہات" مولانا چراغ حسن حسرت اور مرزائیوں کی شاخ لاہور کے اخبار "پیغام صلح" کے مابین برسبیل تذکرہ یہی بحث چھڑ گئی تھی۔ اور مولانا چراغ حسن صاحب نے لکھا تھا کہ ان اقوال میں جو صوفیائے کرام کی طرف منسوب کیے جا رہے ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی یاوہ گوئی میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ مقتدر صوفیائے کرام کی طرف جو باتیں منسوب کی جا رہی ہیں وہ شاذ، غیر معتبر اور غیر مصدقہ ہیں۔ نیز ان کے متعلق خود ذی بصیرت و ذی علم صوفیائے کرام کی یہ رائے ہے کہ اگر بالفرض محال ان اقوال کی صحت تسلیم بھی کی جائے تو ان کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ وہ اقوال ان صوفیا کی زبانوں سے عرفان الٰہی کی جستجو کی راہ میں سیر سلوک کی بعض پست منازل پر غلبہ جذب و سکر کے عالم میں سرزد ہوئے یا شیطان کے تصرف نے عالم بیخودی میں ان سے وہ الفاظ کہلائے جن پر سکر سے صحو میں آنے کے بعد انہوں نے توبہ کر لی۔ جو صوفیا اسی حال میں گرفتار رہے اور کفر طریقت کی حالت میں مر گئے۔ ان کا معاملہ بروز محشر خدائے عزوجل کے ساتھ ہے۔ ان حضرات نے کبھی اس پر اصرار نہیں کیا کہ عامۃ المسلمین سے اپنی الوہیت یا ربوبیت، نبوت یا

مجددیت و مسیحیت تسلیم کرائیں۔ یا اپنے ان اقوال کو مستقل دعاوی [illegible] دے کر لوگوں میں اپنی برتری اور فضیلت قائم کرنے کے لئے انہیں [illegible] متن قرار دے لیں۔ اس کے برعکس مرزا غلام احمد کے ہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اس شخص نے بقائمی ہوش وحواس خمسہ ایسے ایسے دعاوی کیے ہیں۔ اور زندگی بھر ان کی صداقت پر اور انہیں دوسروں سے منوانے کے لئے پیہم اصرار کیا ہے۔ جن میں سے ہر ایک بجائے خود انسان کو اسلام سے بعید اور ایمان سے دور لے جانے والا ہے۔ ان میں سے چند ایک جن سے عامۃ المسلمین کا بچہ بچہ آگاہ ہو چکا ہے حسب ذیل ہیں

اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ یعنی تو مجھ سے اور میں تجھ سے۔ اور تو مجھے میری اولاد کی مانند ہے۔

(۲) اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم

(۳) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۴) منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(۵) جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں داخل ہوا۔

(۶) آسمان سے کئی تخت اترے۔ سب سے اونچا میرا تخت بچھایا گیا۔

(۷) لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

(۸) اَنْتَ اِسْمِیَ الْاَعْلٰی

(۹) پس اے ناظرین میں قصر نبوت کی وہی آخری اینٹ ہوں۔

(۱۰) ہر نبی میں جو الگ الگ کمالات تھے۔ وہ سب مجموعہ مجھ میں ہے۔

(۱۱) آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

(۱۲) میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا۔ کہ میں وہی ہوں۔ پھر میں نے ایک آسمان بنایا اور زمین بنائی۔ وغیر ذٰلِکَ مِنَ الْھَفوات والخرافات والھذیانات جن سے مرزا کی تصانیف بھری پڑی ہیں۔

مرزا قادیانی کی اس یاوہ گوئی کے مقابلہ میں صوفیائے کرام کے جو اقوال پیش کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک تو منصور حلاج کا انا الحق ہے

دوسرے حضرت شبلیؒ کا قول ہے لیس فی جبتی سوی اللہ [illegible] بسطامیؒ کا قول سبحانی ما اعظم شانی حضرت بایزید بسطامیؒ کی طرف منسوب کیا ہوا الفقر ولوائی ارفع من لواء محمد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول قدمی علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اور اسی قسم کے دوسرے اقوال ہیں۔ جن کے متعلق اول تو تحقیقی طور پر یہ ثابت کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ان بزرگوں کی زبان سے یہ اقوال سرزد ہوئے اور اگر ان کو بفرض محال صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو صوفیائے کبیر وعارفین حقیقت کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ اس قسم کے اقوال ان حضرات سے جذب وسکر کے عالم میں سرزد ہوئے جو سیر سلوک کی ابتدائی اور پست منزل ہے۔ مزید ترقی کے لئے ان سے تائب ہونا لازمی امر ہے ورنہ سالک کی ترقیات رک جاتی ہیں۔ وہ کفر طریقت کی حالت میں رہ جاتا ہے۔ جو ان لوگوں کے نزدیک کفر شریعت سے کسی طرح کم نہیں۔ علاوہ بریں جذب وسکر کے عالم میں کہے ہوئے کلمات پر شریعت مواخذہ نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ ثابت ہو جائے۔ کہ گوینده صاحب عقل و شعور نہیں تھا۔ لیکن طریقت ان پر بھی مواخذہ کرتی ہے۔ اور ایسے مجذوبوں کی ترقی رک جاتی ہے۔ سیر سلوک کی راہ کے مخاطر ومہالک سے باخبر بزرگ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں جابجا صوفیائے کرام کی شطحیات پر تبصرے کئے ہیں۔ جن میں سے چیدہ چیدہ عبارتیں ذیل میں نقل کی جاتی ہیں:۔

مکتوب ۴۳ دفتر اول

اگر کوئی یہ کہے کہ متقدمین مشائخ میں سے بعض کی عبارتوں میں بھی ایسے الفاظ واقع ہیں جن سے صاف طور پر توحید وجودی ثابت ہوتی ہے۔ تو وہ اس بات پر محمول ہیں کہ ابتدا میں علم الیقین کے مقام میں ان سے اسی قسم کے الفاظ سرزد ہوئے ہیں۔ اور آخر کار ان کو اس مقام سے گزار کر عین الیقین تک لے گئے ہیں۔

مکتوب نمبر ۱۰۰ دفتر اول

آپ کا گرامی قدر نوازش نامہ موصول ہوا۔ جو کچھ از روئے کرم آپ نے لکھا ہے واضح ہوا۔ آپ نے لکھا تھا کہ شیخ عبدالکبیر یمنی نے کہا ہے۔ کہ حق تعالےٰ عالم الغیب نہیں۔

میرے مخدوم فقیر کو اس قسم کی باتیں سننے کی تاب نہیں بے اختیار میری فاروقی رگ جوش میں آجاتی ہے اور اس میں توجیہ وتاویل کی فرصت نہیں دیتی۔

ایسی باتوں کا قائل کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر شامی۔ ہمیں تو محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے۔ نہ کہ محی الدین عربی اور صدر الدین قونوی اور عبدالرزاق کاشی کی گفتگو۔ ہم کو نص سے کام ہے نہ فص سے۔ فتوحات مدنیہ یعنی احادیث نے ہم کو فتوحات مکیہ سے لاپرواہ کر دیا ہے۔

مکتوب ۲۰۲ دفتر اول

دوسرے یہ کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل جانے اس کا امر دو حال سے خالی نہیں یا وہ زندیق محض ہے یا جاہل۔

مشائخ نے غلبۂ سکر میں بہت نامناسب باتیں کہی ہیں۔ چنانچہ شیخ بسطامیؒ فرماتے ہیں "لوائی ارفع من لواء محمدؐ" میرا جھنڈا محمدؐ کے جھنڈے سے بلند ہے۔ ایسی باتوں سے افضل ہونے کا گمان نہیں کر سکتے۔ یہ عین زندقہ ہے۔

مکتوب ۲۲۰ دفتر اول

بایزید بسطامیؒ باوجود اس بزرگی کے شہود و مشاہدہ سے آگے نہیں بڑھے اور سبحانی ما اعظم شانی کے تنگ کوچہ سے باہر قدم نہیں نکالا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

معلوم ہوتا ہے کہ آخر حال میں بایزید رحمۃ اللہ علیہ کو اس نقص پر اطلاع بخشی گئی کہ موت کے وقت اس طرح کہتے تھے

(میں نے تجھے یاد نہیں کیا۔ مگر غفلت سے اور میں نے تیری خدمت نہیں کی مگر سستی سے) انہوں نے اپنے پہلے حضور کو غفلت جانا۔ کیونکہ وہ حق تعالیٰ کا حضور نہ تھا۔ بلکہ ظلال میں سے ایک ظل کا حضور۔ اور اس کے ظہورات میں سے ایک ظہور تھا۔ پس ناچار حق تعالیٰ سے غافل ہی تھے

مکتوب ۲۹۲ دفتر اول

اور یہ جو حضرت شیخ عبدالقادرؒ نے فرمایا ہے

(میرا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے)

"عوارف المعارف" والا جو شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ (جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے محرموں اور مصاحبوں سے ہے) کا مرید اور تربیت یافتہ ہے۔ اس کلام کو ان کلمات سے بیان کرتا ہے جو عجب اور خود بینی پر مشتمل ہیں۔ جو ابتدائے احوال میں بقیہ سکر کے باعث مشائخ سے سرزد ہوتے ہیں۔

مکتوب ۸۰ دفتر دوم

آپ نے تمہید عین القضات کی عبارت کے معنی پوچھے تھے۔ کہ اس میں ہے کہ جس کو تم خدا جانتے ہو۔ وہ ہمارے نزدیک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور جس کو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہو وہ ہمارے نزدیک خدا ہے۔

میرے مخدوم اس قسم کی عبارتیں جو توحید و اتحاد کی خبر دیتی ہیں۔ سکر کے غلبوں میں جو مترشح ہے۔ اور جس کو کفر طریقت سے تعبیر کرتے ہیں۔ مشائخ قدس سرہم سے بہت صادر ہوئی ہیں۔ اس وقت دوئی اور تمیز ان کی نظر سے دور ہو جاتی ہے۔

مکتوب ۹۵ دفتر دوم

آپ کا صحیفہ شریفہ پہنچا جس میں صوفیہ کی بعض باتوں کی نسبت استفسار درج تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ان تمام سوالوں کے حل میں مجمل کلام یہ ہے کہ جس طرح شریعت میں کفر و اسلام ہے۔ طریقت میں بھی کفر و اسلام ہے۔ جس طرح شریعت میں کفر سراسر شرارت و نقص ہے اور اسلام سراسر کمال ہے۔ اسی طرح طریقت میں بھی کفر سراسر نقص اور اسلام سراسر کمال ہے۔

مشائخ قدس سرہم جنہوں نے شطحیات نکالی ہیں اور مخالف شریعت باتیں کہی ہیں۔ سب کفر طریقت کے مقام میں رہے ہیں جو سکر و بے تمیزی کا مقام ہے۔ لیکن وہ بزرگ جو حقیقی اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے ہیں اس قسم کی باتوں سے پاک و صاف ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اگر کوئی شخص اس حال کے حاصل ہونے اور درجہ کمال اول تک پہنچنے کے بغیر اس قسم کی کلام کرتا ہے اور سب کو حق اور صراط مستقیم پر جانتا ہے۔ اور حق و باطل میں تمیز نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص زندیق و ملحد ہے۔

اس مقام پر اکثر سالکوں کے قدم پھسل جاتے ہیں۔ بہت مسلمان ارباب سکر کی تقلید کر کے راہ راست سے ہٹ کر گمراہی اور خسارہ میں جا پڑے ہیں اور اپنے دین کو برباد کر بیٹھے ہیں۔

مکتوب ۹۹ دفتر دوم

اگر ان کا اعتقاد ہے کہ حال والا شخص ان مقامات عالیہ والے لوگوں کے ساتھ شرکت و مساوات کا معتقد ہے تو واقعی اس کو کافر و زندیق خیال کریں۔ اور مسلمانوں کے گروہ سے خارج تصور کریں۔ کیونکہ نبوت میں شریک ہونا اور انبیاء علیہم السلام کے ساتھ برابری کرنا کفر ہے۔

جس شخص کا مقصود اس قسم کے احوال سے شہرت اور قبول خلق ہو۔ تو وہ جھوٹا مدعی ہے اور یہ احوال اس کے لئے وبال اور استدراج ہیں۔ جن میں اس کی سراسر خرابی ہے۔

مکتوب ۹۴ دفتر سوم

قول "انا الحق" قول "سبحانی" قول "لیس فی جبتی سوی اللہ" وغیرہ شطحیات سب اسی مرتبہ جمع کے ورثت کے پھل ہیں۔ اس قسم کی باتوں کا باعث محبوب حقیقی کی محبت کا غلبہ ہے۔ یعنی سالک کی نظر سے محبوب کے سوا سب کچھ پوشیدہ ہو جاتا ہے اور محبوب کے سوا اس کو کچھ مشہود نہیں ہوتا۔ اس مقام کو مقام جہل و مقام حیرت بھی کہتے ہیں۔

صوفیا اپنی دید کے اندازہ کے مطابق سُکر اور غلبۂ حال کے وقت بہت سی باتیں زبان سے نکالتے ہیں۔ ان کو ظاہر پر محمول نہ جاننا چاہئے۔ بلکہ ان کی تاویل و توجیہہ میں مشغول ہونا چاہئے۔ کیونکہ مستوں کا کلام ظاہر سے پھٹک کر توجیہہ سے معلوم کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بحقائق الامور کلھا۔

چونکہ آپ نے یہ بقرار کرنے والی باتیں ایک بزرگ سے نقل کی تھیں۔ اس لئے ان کے حل میں کچھ لکھا گیا۔ ورنہ یہ فقیر اس قسم کی مخالف باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتا اور ان کے رد و بدل میں زبان نہیں کھولتا۔

مکتوب ۱۲۱ دفتر سوم

اس فقیر نے اس کے معارف سکریہ کو ایک ورق میں جمع کیا ہے۔ سکر کے غلبہ کا سبب ہے کہ اسرار کا ظاہر کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور سکر ہی کا باعث ہے جو فخر و مباہات کرتے ہیں۔ سکر ہی سے ہے کہ دوسروں پر اپنی فضیلت ظاہر کی جاتی ہے۔ جہاں صحو خالص ہے وہاں اسرار کا ظاہر کرنا کفر ہے اور اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جاننا شرک ہے۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی مندرجہ صدر عبارات صوفیہ کے ان اقوال کی حقیقت پر کافی روشنی ڈال رہی ہیں اور ان سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ایسی باتیں جو صوفیائے کرام کی طرف منسوب کی جا رہی ہیں۔ اول تو بہت شاذ ہیں دوسرے وہ حالت غلبۂ سکر کے نتائج میں سے ہیں جن کو اعتبار سے خالی سمجھنا چاہئے۔ تیسرے یہ کہ سیر عرفان میں ایسے اقوال کی ماہیت کمال نہیں بلکہ نقص ہے اور نقص بھی اتنا شدید جسے صوفیائے کرام کی اصطلاح میں کفر طریقت کہا جاتا ہے۔ مزید براں صوفیائے کرام کی اکثر شطحیات کو حضرت مجدد صحیح بھی نہیں مانتے جیسا کہ ان کے مکتوب ۲۲ دفتر سوم کی نقل شدہ عبارت کے آخری الفاظ سے ظاہر ہے۔

شیطان کے تصرف کا بیان

غلبۂ سکر اور واردات قلبی کو سمجھنے میں غلط فہمی واقع ہو جانے کے علاوہ ایسی باتوں پر شیطان کے تصرف کا احتمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ اپنے مکتوب ۱۰۱ دفتر اول میں رقم فرماتے ہیں:۔

"دوسرا سوال یہ ہے کہ صادق طالبوں کے کشف و شہود میں القائے شیطان کو دخل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کشف شیطانی کی کیفیت کو واضح کریں کہ کس طرح ہے اور اگر دخل نہیں تو کیا وجہ ہے کہ بعض امور الہامی میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اس کا جواب اس طرح پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب کہ کوئی شخص القائے شیطانی سے محفوظ نہیں ہے۔ جبکہ انبیاء علیہم السلام میں متصور بلکہ متحقق ہے تو اولیا میں بطریق اولیٰ ہوگا۔ تو پھر طالب صادق کس گنتی میں ہے۔

حاصل کلام یہ کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اس القاء پر آگاہ کر دیتے ہیں اور باطل کو حق سے جدا کر دکھاتے ہیں فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم یحکم اللہ ایٰتہ اسی مضمون پر دلالت کرتی ہے اور اولیاء میں یہ بات لازم نہیں۔"

تائب ہونا ضروری ہے

ان الفاظ کے بعد حضرت مجدد صاحبؒ نے اس امر کی تصریح کی ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے لئے اپنی واردات کشفی و الہامی کو پرکھنے کی صورت صرف یہ ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ بابانا هو وامها تنا صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو معیار بنائیں اور جس امر کو اس کے خلاف دیکھیں اسے ترک کرکے اس سے تائب ہوں۔ جیسا کہ حضرت مجدد صاحبؒ نے بھی اپنے مکتوبات میں اپنے ان مشاہدات کے متعلق جن پر خلاف شرع ہونے کا گمان ہو سکتا تھا۔ بارگاہ حضرت ذوالجلال عز اسمہ میں گڑگڑا کر معافی مانگی ہے اور اس خوف کا اظہار کیا ہے۔ کہ کہیں غیرت خداوندی ان لغزشوں پر مواخذہ نہ کرے۔

مرزائے قادیانی کی ہفوات

مندرجہ صدر تصریح سے یہ امر پایۂ تحقیق کو پہنچ جاتا ہے کہ صوفیائے کرام کی شطحیات میں سے بعض (۱) پایۂ اعتبار روایت سے ساقط ہیں بعض (۲) ان کی حالت سکر و جذب کا نتیجہ ہیں۔ جن پر شریعت کوئی مواخذہ نہیں کرتی۔ اور یہ باتیں احوال کے آغاز میں صادر ہوتی ہیں۔ کمال سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ (۳) سالک کے لئے ضروری ہے کہ ان لغزشوں سے متنبہ ہو کر بارگاہ خداوندی میں تائب ہو اور متعدد اولیاء اللہ نے ایسا کیا ہے۔ اور ان شاذ کلمات کی صحت و درستی پر اصرار کے جرم کے مرتکب نہیں ہوئے۔

اس کے بالکل برعکس مرزائے قادیانی کی ہفوات اول تو اس جذب و سکر

کا پتہ نہیں دیتیں۔ جن سے ان کا مغلوب الاحوال ہونا اور اس قسم کے کلمات بولنا ظاہر ہو۔ کیونکہ ان میں انبیاء کرام علیہم السلام پر جابجا ہی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ جو صوفیاء کی شطحیات میں نظر نہیں آتی۔ وہاں معاملہ ہی دوسرا ہے اور یہاں محض نقالی اور حد سے بڑھی ہوئی نقالی ہے۔ جو عامی سے عامی شخص کو بھی صاف نظر آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ مرزائے قادیان کے ہاں ان زندیقانہ دعاوی پر اصرار اور انہیں اپنے مریدوں سے منوانے کی پیہم کوشش نظر آ رہی ہے۔ جو صوفیائے کرام کے ہاں موجود نہیں صوفیائے عظام کے احوال ان کی ذات تک تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ مخلوق خدا زبردستی سے اپنی الوہیت نبوت یا مسیحیت کا اعتراف کرائیں۔ نہ انہوں نے ان شطحیات کے مطالب کی تبلیغ کو اپنی زندگی کا مشن بنایا ہے۔ جو مرزا صاحب کے ہاں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ لہٰذا مرزا کی ملفوظات کو صوفیائے کرام کی شطحیات سے تطبیق دینا کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں۔

مقامِ سکر و مقامِ صحو

ممکن ہے کہ مرزائی حضرات یہ کہیں کہ مرزا کی ملفوظات بھی ان کے عالم سکر کا نتیجہ ہیں۔ لیکن ان کا یہی قول مرزا کے تمام دعاوی نبوت و مسیحیت و مجددیت کے قصر کو دھڑام سے زمین پر گرا دینے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ مرزا کے متعلق یہ کہا جاتا ہے۔ اور خود اس کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ وہ فرائض نبوت کی تکمیل کے لئے مامور ہوا ہے۔ اپنے دعاوی کے لحاظ سے وہ ان مردان خدا کی صف میں آنے کا اہل نہیں جو محبوب حقیقی کے ساتھ انفرادی طور پر واصل ہونے کے مقصد بلند پر اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ اور اس سیر میں انہیں جذب و سلوک سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ سکر و بیخودی میں سے بھی گذرنا پڑتا ہے۔ فنا و بقا کی منزلیں بھی طے کرنی پڑتی ہیں۔ جن سب کے احوال و مشاہدات جدا جدا ہیں۔ اور بہر حال ان کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ مرزا بندگان خدا کی ہدایت و رہنمائی کا مدعی ہے۔ اور ایسے شخص کے لئے صحو از بس لازمی ہے۔ مجذوب اور سکر زدہ صوفی دوسروں کی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ خود دریائے حیرت میں غرق ہوتا ہے۔ اور بعض ایسے کلمات بھی اس کی زبان سے نکل جاتے ہیں۔ جن پر اس کے مرفوع الحال ہونے کے باعث نہ شریعت مواخذہ کرتی ہے اور نہ بندگان خدا کو ان سے تعرض کی ضرورت ہے جو بزرگ فرائض نبوت کو انجام دیتے ہیں۔ ان کا کوئی حال ان کا کوئی کلمہ ان کی کوئی حرکت دائرہ شریعت سے باہر نہیں ہو سکتی۔ چہ جائیکہ وہ اپنے آپ کو بیک وقت حضرت باری تعالیٰ کا باپ اور فرزند بھی ظاہر کریں اور اپنے کو اولوالعزم انبیائے کرام سے افضل بھی جتائیں۔ نیز اس پر اصرار سے کام لیں۔ سکر مقام ولایت کی خصوصیت ہے۔ اور صحو فرائض نبوت کی تکمیل و بجاآوری کے لئے لازمی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوب ۹۵ دفتر اوّل میں سکر و صحو کے مقامات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> جاننا چاہئے کہ جو کچھ احکام سکریہ سے ہے مقام ولایت سے ہے۔ اور جو کچھ صحو سے ہے۔ مقام نبوت سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ انبیائے علیہم السلام کے کامل تابعداروں کو بھی تابعداری کے طور پر صحو کے باعث اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔

پس مرزائے قادیانی کے متبعین اگر اپنے پیر و مرشد کے ادعائے نبوت و مسیحیت کو ظل و بروز کا مقام دے کر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ امت محمدیہ میں منشائے نبوت و رسالت کی تکمیل کا فرض بجا لا رہے تھے۔ تو وہ یہ کہہ کر اپنا اور اپنے مرشد کا دامن نہیں چھڑا سکتے کہ اس کی ملفوظات سکر کا نتیجہ تھیں کیونکہ ایسے شخص کے لئے صحو اور صحو مستمر نہایت ضروری ہے۔ اگر مرزا ان کے عقیدہ کے مطابق مجذوب تھا۔ تو اسے اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے اور اس کی ملفوظات کی پیروی کر کے جن کے لئے وہ زندگی بھر تائب نہیں ہوا۔ اور کفر شریعت و کفر طریقت کے حال میں مرا۔ اپنے ایمان کو خراب نہیں کرنا چاہئے حقیقت حال تو یہ ہے کہ مرزا نہ مجذوب تھا نہ سالک۔ اسے ان راستوں کی ہوا تک نہیں لگی۔ اس نے محض نقالی کر کے اپنے ایمان کو بھی برباد کیا۔ اور دوسروں کے لئے بھی ضلالت و گمراہی کی راہیں کھول دیں۔ مرزا کی ملفوظات کی کیفیت اور ان کی کثرت ادعا کا تکلم اور ان گمراہیوں پر اصرار ہی یہ ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے کہ وہ مفتری اور کذاب تھا۔ اور اسے شریعت غرائے اسلامیہ کے مواخذہ سے بچانے کے لئے کسی قسم کی تاویلات کام نہیں دے سکتیں۔

بندگانِ خدا کا مسلک

اس موقعہ پر تذکرہ غوثیہ کی اس مشہور داستان کی طرف اشارہ کرنا بیجا نہ ہوگا۔ جس میں حضرت غوث علی شاہ صاحبؒ اور جگراؤں ضلع لدھیانہ کے ایک مست میاں محکم الدین کی ملاقات کا حال درج کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہو جائیگا۔ کہ طالبان معرفت و حقیقت کا مسلک ایسی شطحیات کے متعلق کیا ہوتا ہے۔ اور کیا ہونا چاہئے۔ روایت کی گئی ہے کہ حضرت غوث علی شاہ جب میاں محکم الدین کی شہرت سن کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو

آپ نے ان سے ان کا اسم گرامی دریافت کیا۔ کیونکہ میاں صاحب معروف مجذوب تھے اور کسی کو ان کے نام کا علم نہ تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میرا نام "خدا" ہے۔ اس پر شاہ صاحب خاموش ہو گئے۔ چند لمحوں کے بعد میاں محکم الدین نے شاہ صاحب سے سوال کیا۔ کہ تمہارا نام کیا ہے۔ جس کا جواب شاہ صاحب نے اپنے مخصوص ظریفانہ انداز میں یہ دیا۔ کہ "اچھے خدا ہو جو اپنے بندوں کے ناموں سے بھی واقف نہیں"۔ اس پر میاں محکم الدین نے بڑبڑانا شروع کر دیا۔ کہ "تمہارا نام غوث علی، باپ کا نام یہ، پردادا کا نام یہ" شاہ صاحب نے مجذوب کو ایک اور ایسی ہی چبھتی ہوئی بات کہہ کر روک دیا۔ کہ "صاحب رہنے دیجئے۔ معلوم ہو گیا۔ کہ آپ رلی خدا ہیں۔ جب تک رل نہیں پھینکتے آپ کو کچھ معلوم نہیں ہو سکتا"۔

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد میاں محکم الدین نے شاہ صاحب سے اپنی رسالت کا اقرار لینا چاہا۔ کیونکہ الوہیت تسلیم کرانے کے امتحان سے وہ صاف نکل گئے تھے اور کہا۔ کہ محکم الدین رسول اللہ کہو۔ اس پر شاہ صاحب نے جو جواب دیا وہ ہر مسلمان کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ "حضرت! کرم فرمایئے۔ رسول تو مدینے والے ہی کو رہنے دیجئے۔ وہاں آپ کی دال نہیں گل سکتی۔ وہی خدائی کا دعویٰ کیجئے۔ کیونکہ آپ سے پہلے بہتیرے فرعون۔ نمرود اور شداد یہ دعویٰ کر چکے ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ کوئی شخص خواہ وہ کسی حال میں ہو الوہیت کا دعویٰ کرنے سے ویسا ہی مردود ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرعون و نمرود مردود ہو چکے ہیں۔ لیکن نبوت کا دعویدار اور وہ بھی حضرت ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کے بعد اور اس کے علی الرغم ہو اور روئے شریعت و چہار روئے طریقت (جو شریعت سے باہر نہیں) مردود تر ہے۔ اور مرزا کو جو مسیح و کلیم محمد و احمد ہونے کا مدعی ہے۔ اضل و اکفر نہ سمجھا جائے تو اور کیا سمجھا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ (بخاری و مسلم)

فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے

حسد سے بچو۔ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے۔ جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(ابو داؤد)

ظلم سے اجتناب کرو کیونکہ قیامت کے دن بہت سی تاریکیوں کا سبب ہوگا۔ بخل سے بھی پرہیز کرو۔ تم لوگوں سے پہلے لوگوں کو اسی بخل نے تباہ کر دیا۔

(مسلم)

سب سے زیادہ خوف تمہارے لیے مجھے شرک اصغر کا ہے (اور وہ ہے ریا کاری۔

(امام احمد)

کسی پر گمان کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ گمان نہایت جھوٹی بات ہے۔

(بخاری و مسلم)

مسافران آخرت:

بزم اشرف کا ایک چراغ اور بجھ گیا

مجدد الملت، حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ "مجاز صحبت" جناب حافظ عرفان احمد صاحب (سہارنپور والے) کچھ عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد ۲۵ اکتوبر (مطابق ۳۰ محرم الحرام بروز جمعرات) اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واقفین، مخلصین، معتقدین اور جملہ مسلمین سے درخواست ہے کہ ایصال ثواب کے وقت آنمرحوم کو بھی یاد رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

المستدعی: بندہ محمد عبد اللہ صدیقی

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

قاری گل رحمان

ہر حال میں، ہم ختم نبوت کے لئے، ہیں

جہاں بھی ہم بسے ہیں جہاں بھی جیے ، ہیں
ہر حال میں ہم ختم نبوت کے لیے ہیں

ہم آگ میں کودے ہیں کانٹوں پہ رینگ کر
ٹکڑے جگر کے بہت ہی محنت سے سیے ہیں

کاذب کی نبوّت کے بخیے ادھیڑ کر
اک اک کے لاکھ پرزے ہمت سے کیے ہیں

اپنوں سے مار کھائی اور آہ نہیں کی
کڑواہٹوں کے گھونٹ ہر سمت سے پیے ہیں

تبلیغ دین فرض ہے ہر زن و مرد پر
وعدے میرے رسولؐ نے امت سے لیے ہیں

عیار ہیں مکار ہیں خوشامدی نوکر
سودے جنہوں نے نور کے ظلمت سے کیے ہیں

دشمن میرے رسولؐ کے اور قوم و ملک کے
سازش کے باوجود ذلت سے جیے ، ہیں

پہنچی ہے اپنے تھان پہ کھوتی کمہار کی
اور بھاگنے کے آرڈر سرعت سے لیے ہیں

اس ملکِ خدا داد میں قرآن چلے گا
قرآن کو معانی سنت نے دیے ، ہیں

ہاں گل ہوں میں رحمان کا خوشبو ہے نرالی
کاغذ قلم افکار کی جنت سے لیے ہیں